December

خواتین کے لئے درس قرآن ڈاٹ کام کا آن لائن میگزین

PAYAM-E-HAYA

پیام حیاء

شمارہ نمبر
45

جمادی الثانی 1446 ھ
DECEMBER 2024

امت مسلمہ کو شام کی آزادی مبارک

مددگارِ رسول
یارِ غار و مزار
امام الصحابہ

فخرِ صداقت ابوبکر
فخرِ رفاقت ابوبکر

رفیقِ دو جہاں

نیا سال نئے اہداف

2025

PAYAM-E-HAYA

مضامین	صفحہ نمبر
قرآن و حدیث	3
نعت (اکرم تلھری)	4
امت مسلمہ کو شام کی آزادی مبارک (حضرت مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب)	5
موسم سرما کو قیمتیں بنائیں (فاطمہ سعید الرحمن)	8
تعلیم اور ہنر ساتھ ساتھ (ابو محمد)	9
نیا سال نئے اہداف (مفتی عبدالرحمن سعید)	11
بیانات درس قرآن ڈاٹ کام پر	12
خلیفہ اول ابو بکر رضی اللہ عنہ (ڈاکٹر علی اکبر)	14
ریڈیو کا علمی دن (بیگم ناجیہ شعیب احمد)	15
مری ذات ذرہ بے نشان (ساجدہ بتول)	17
رحم (سیمار ضوان)	19
ماں کی کہانی (حنا سھیل جدہ)	20
ظالم لوگ (عائشہ فیض)	22
تھوڑا نہیں پورا سوچیے (عبدالجبار سلہری)	24
خواتین کے مسائل (دارالافتاء الاخلاص)	25
کرسمس اور ہماری ذمہ داری (ام حسن)	27
انار کے چھلکے کے فوائد (ام رملہ)	28
پکوان (عائشہ نعیم)	30

پیام حیاء ٹیم

مدیر اعلیٰ: مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب
نائب مدیر: مفتی عبدالرحمن سعید
ایڈمن و ایڈیٹر: فاطمہ سعید الرحمن
معاونات: سیمار ضوان۔ عمارہ فہیم
ناجیہ شعیب احمد۔ عذرا خالد

Published at
www.Darsequran.com

القرآن

اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں نیک نیتی دیکھے گا تو جو کچھ تم سے لیا گیا ہے اس سے بہتر تمہیں دے گا اور پھر گناہ بھی معاف فرمائے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(سورۃ الانفال:70)

الحدیث

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا:
"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو جب اپنے کسی معاملے کی ذمہ داری دے کر روانہ کرتے تو فرماتے:
"خوشخبری دو، دور نہ بھگاؤ، آسانی پیدا کرو اور مشکل میں نہ ڈالو"

(صحیح مسلم، حدیث ۴۵۲۵)

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

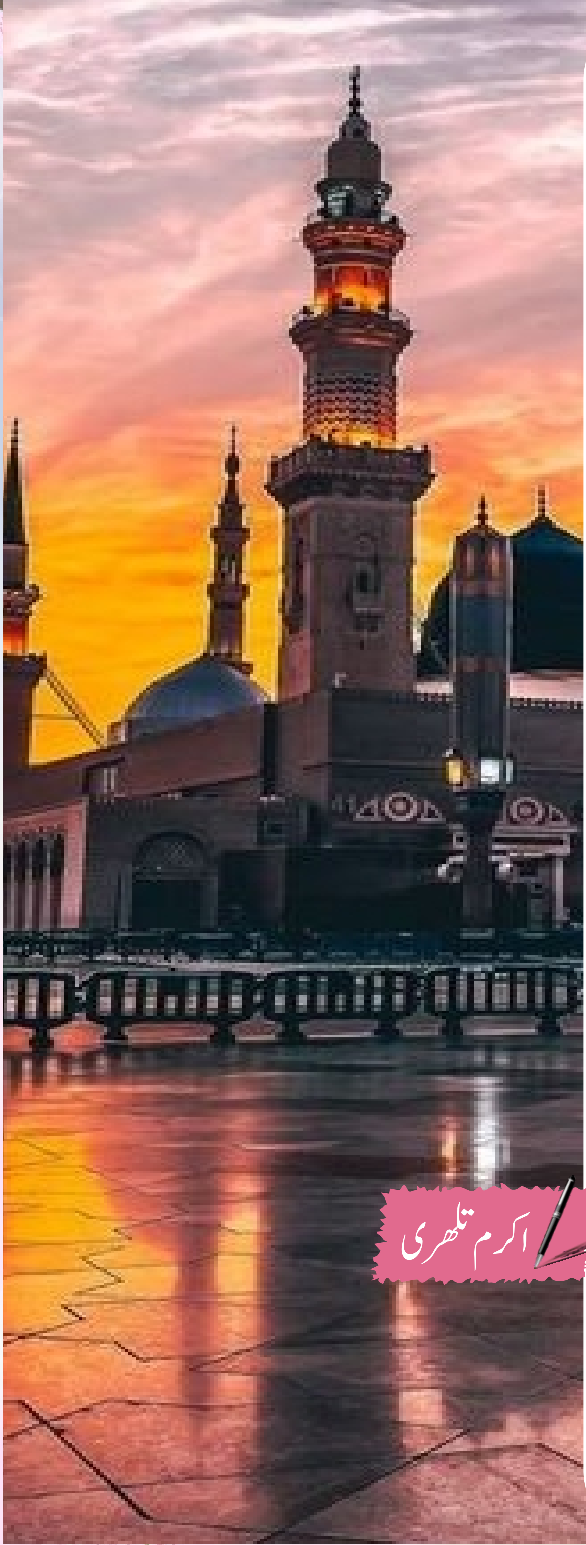

ہم پر رسول پاک نے احسان کر دیا
اپنا بنا کے خلد کا مہمان کر دیا

شان رسول جس نے بھی پوچھی ہے دوستو
ہم نے تو اس کے سامنے قرآن کر دیا

جب حد سے بڑھ گئے تھے گنہ قوم لوط کے
رب نے تمام شہر کو ویران کر دیا

سرکار مجھ کو اپنی پناہوں میں لیجیے
دنیا کے رنج و غم نے پریشان کر دیا

وہ کب ہے مرا جو مرے محبوب کا نہیں
قرآن میں خدا نے یہ اعلان کر دیا

کربل میں دین سرورِ عالم کے واسطے
سر کو حسین نے مرے قربان کر دیا

اکرم خدا کے فضل سے میرے حضور نے
اس بتکدہ کو دیں کا گلستان کر دیا

اکرم تلھری

امت مسلمہ کو شام کی آزادی مبارک

مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب

تمام پاکستانی دوستوں، تمام دنیا کے مسلمانوں کو شام کی فتح بے حد مبارک ہو۔ اللہ تعالی نے بہت انتظار کے بعد، کروڑوں دعاؤں کے بعد، کروڑوں آنسوں کے بعد، بے شمار قربانیوں کے بعد اور خون کے بہتے دریا عبور کرنے کے بعد شام کے مسلمانوں کو یہ فرحت اور یہ بے مثال خوشی کا موقع نصیب فرمایا۔

8 دسمبر سن 2024 سات جمادی الاخری سن 1446 ہجری اتوار کا دن نہ صرف شام کی تاریخ کے لحاظ سے بلکہ اسلامی تاریخ کے لحاظ سے بھی ایک یادگار دن اور یادگار لمحہ بن چکا ہے۔ جب دمشق کی جامع اموی میں اذان کی آواز اس طرح گونجی جیسا کہ اذان کا حق ہے۔ لوگ مسجد میں اس طرح جوق در جوق جمع ہوئے جیسے کبھی عثمانی سلاطین کے زمانے میں جمع ہوا کرتے تھے اور وہاں پر شام کے مجاہدین کے سربراہ ابو محمد احمد الشرع نے ایک مختصر خطبہ دیا جس کو سن کر صلاح الدین ایوبی رحمۃاللہ علیہ کے الفاظ کی گونج، وہ یادوں میں منعکس ہونے لگی کہ جب انہوں نے حلب فتح کیا اور حلب میں داخل ہوئے تو کہا: اللہ تعالی نے ہمیں حلب عطا فرمایا ہے۔ امید ہے کہ اللہ تعالی ہمیں فلسطین بھی عطا فرمادے گا۔

آج امت دوبارہ ایک ایسے خوشگوار موڑ پہ کھڑی ہے جہاں تاریخ کا ایک نیا باب شروع ہونے جارہا ہے۔ غزہ کے مجاہدین، غزہ کی ماؤں بہنوں، بچوں نے جو قربانیاں دی ہیں جن کا تسلسل گزشتہ ایک صدی سے چل رہا ہے۔ پورے فلسطین کے مسلمانوں نے قربانیاں دی ہیں اور کون سی تڑپ کی انتہا ہے جو وہاں نہ دیکھی گئی ہو، اور کون سے آنسوؤں کے سیلاب ہیں جو وہاں پر دیکھنے میں نہ آرہے ہوں، ان مظالم کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ لیکن اب الحمدللہ مایوسی کی حالت سے نکل کر امت امید کے گلستان میں قدم رکھ چکی ہے۔

الحمدللہ! وہ فتح جس کی بشارتیں اہل اللہ دے رہے تھے۔ وہ اب چند قدم کے فاصلے پر ہے ان شاءاللہ تعالی۔

اگر ہم احادیث مبارکہ کا مطالعہ کریں تو ہمیں شام کے بارے میں بڑے فضائل معلوم ہوتے ہیں۔ ابو داؤد شریف میں صحیح حدیث (نمبر 2483) میں نبی اکرم ﷺ سے ارشاد گرامی منقول ہے "عنقریب ہے کہ ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ تم لوگ کئی فوجوں میں تقسیم ہو گئے، تمہاری کئی فوجیں ہوں گی۔ ایک لشکر تمہارا شام میں ہوگا، ایک لشکر تمہارا یمن میں ہوگا، اور ایک لشکر

مسلمانوں کا عراق میں ہو گا۔ صحابی ابن حوالہ رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ اگر وہ زمانہ میں پاؤں تو آپ فرمائیے ان تینوں میں سے میں کون سی فوج کے ساتھ رہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: لازم ہے کہ تم شام جاؤ۔ وہ اللہ کی بہترین زمین ہے، اللہ تعالی کے جو بہترین بندے ہیں اللہ تعالی ان کو وہاں پر جمع کرتا ہے۔

اس حدیث کے آخر میں بڑے پیارے الفاظ ہیں۔ مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالی نے میرے لیے اہل شام کا ذمہ لیا ہے کہ میری مدد اور میری نصرت ان کے ساتھ ہے۔

عزیزو! وہ اللہ کی مدد و نصرت تب اترتی ہے جب اللہ کے راستے میں قربانیاں دی جاتی ہیں۔ فلسطین اور شام والوں نے بے انتہا قربانیاں دی ہیں۔ وہ اس مدد کے حقدار بنے ہیں۔ یہ فتح 10 دنوں کے اندر حاصل ہوئی، ایک پورا ملک وہ اسلامی نظام کے سامنے سرنگوں ہو گیا۔ لوگوں نے اپنی آنکھیں بچھا دی۔ لوگوں نے کھڑے ہو کے معانقے کیے۔ اور مسلمان کیا وہاں کے غیر مسلم بھی وہاں کے مسیحی بھی مجاہدین کے استقبال کے لیے نکلے۔ مگر یہ انقلاب چند دنوں میں نہیں آیا۔ اس انقلاب کے پیچھے گزشتہ 50، 55 سال کی قربانیاں ہیں۔

ایک اور حدیث میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں ترمذی شریف کی حدیث ہے جس کو معاویہ ابن قرع اپنے والد سے نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جب شام کے لوگ بگڑ جائیں تو پھر تمہارے لیے کوئی خیر نہیں ہے"۔

یہ کیوں فرمایا کہ شام مسلمانوں کا مرکز رہا۔ یہ بات نبی ﷺ نے جب فرمائی تھی اس وقت تو شام میں اسلام نہیں پھیلا تھا ن اس وقت تو اسلام مدینہ میں تھا، یا مدینہ کے آس پاس زیادہ سے زیادہ جزیرۃ العرب میں تھا۔ شام تو خلفائے راشدین کے دور میں فتح ہوا لیکن یہ اللہ کی جانب سے ایک طے شدہ بات ہے جو آپ ﷺ نے بیان کی جو قیامت تک کے لیے ہے۔

اگر کسی امت کے بہترین علاقے اور لوگ خراب ہو جائیں تو باقی امت کا کیا حال ہو گا؟ اگر آپ تاریخ کو دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ صدیوں تک شام علماء، فقہاء، اولیاء کا مرکز رہا۔ اور وہاں پہ خیر تھی، دینداری تھی، سنت تھی، پھر ایک ایسا زمانہ آیا کہ عالمی طاقتوں نے اس ملک کو بے دینی کی دلدل میں دھکیلا، وہاں پر فحاشی اور عریانی، بے حیائی، مغربی ثقافت چھا گئی۔ دینی بگاڑ پہلے آیا۔ سیاسی بگاڑ تو اس کے بعد آیا۔ انہی جرائم کی پاداش میں پھر اللہ نے بشار الاسد جیسے قصائیوں کو مسلط کر دیا۔ شام کے لوگ بگڑے ہیں پورا خطہ بگڑ گیا اور پورے مشرق وسطی کے حالات اس کے بعد جو ہیں آپ کے سامنے ہیں۔

لیکن اب الحمدللہ صورتحال تبدیل ہوئی ہے اور وہاں پہ خیر کا ظہور ہوا ہے تو یہ خیر کا ظہور بھی انشاءاللہ پورے مشرق وسطی بلکہ پورے عالم اسلام پہ انشاءاللہ اثر

انداز ہو گا۔

اسی حدیث مبارکہ (ترمذی کی حدیث نمبر 2192) کے اگلے الفاظ میں حضور اکرم ﷺ نے شام کا ذکر کر کے بتایا کہ میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ اللہ کی نصرت کے ساتھ رہے گی۔ اور انہیں تنہا چھوڑنے والا ان کا کچھ نہیں بگاڑے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔

یعنی حضور اکرم ﷺ نے تسلی بھی دی کہ اگر شام کے اندر فساد پھیل جائے، بگاڑ آجائے، ظالم حکمران مسلط ہو جائیں۔ اور اہل حق مغلوب ہو جائیں۔ تو پھر بھی مایوسی کی بات نہیں ہے۔ ایک جماعت پھر بھی اللہ کے راستے میں استقامت کے ساتھ کھڑے رہے گی۔ چاہے وہ تھوڑی گنتی کے لوگ ہوں۔

ایسے لوگ الحمدللہ شام کے اندر موجود رہے۔ انہوں نے کتنی تکلیفیں اٹھائیں اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ ان میں سے ایسے لوگ ہیں جو ابھی جیلوں سے رہا ہوئے ہیں۔ کسی نے 20 سال گزارے، کسی نے 30 سال گزارے، ایسے بھی ہیں جنہوں نے 40 سال گزارے، جیلوں میں جوان گئے تھے بوڑھے ہو کے نکل رہے ہیں۔ یہ مناظر بھی اللہ تعالی نے دکھائے۔

الحمدللہ خوشی کا دن ہے، زمین کو سجدوں سے آباد کرنے کا دن ہے۔ شکرانے کے نوافل پڑھنے کا موقع ہے۔ خوشی کا جیسے بھی اظہار کریں۔ صدقہ نکالیں اور اللہ سے دعائیں کریں اللہ اس سطح کو پورے عالم اسلام کے لیے انتہائی خیر کا باعث بنائے اور اللہ تعالی اس فتح کی جو بھی خیریں اور برکات ہیں اللہ تعالی پورے خطے میں اس کو نافذ فرمائے۔ غزہ کے مسلمانوں کو فلسطین کے مسلمانوں کو ہمیشہ یاد رکھیں اپنی دعاؤں میں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی اس کو فلسطین کی آزادی اور مسجد اقصی کی آزادی کا سبب بنائے۔ اور جیسے مسجد اموی کو ہم نے آزاد ہوتے دیکھا، جیسے جامع مسجد حلب جو اہل سنت کا مرکز تھی اور اسے تشیع کا مرکز بنا دیا گیا تھا، وہ دوبارہ آباد ہوئی اسی طرح اللہ تعالی مسجد اقصی کی آزادی بھی ہم کو جلد دکھائے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

المسجد الأموی دمشق 1862 جب شام پر سلطنت عثمانیہ کی حکومت تھی

موسمِ سرما کو قیمتی بنائیں

فاطمہ سعید الرحمن

موسمِ سرما بے شک خشکی سے بھرپور موسم ہے، لیکن مومن کے لیے یہ بہار کا کام کرتا ہے، جس طرح بہار میں ڈھیروں پھول کھلتے ہیں، اور ہر طرف ہرے بھرے پیڑوں کی دلکشی انسان کو اپنی طرف کھینچتی ہے، اسی طرح سردیوں میں اعمالِ صالحہ پر بکثرت قادر ہونا، ان پر اجر کا بڑھ جانا، اس کی دیگر فضیلتیں مومن کو وہی مزہ اور فائدہ پہنچاتی ہیں، جیسا لطف انسان بہار کے موسم میں اٹھاتا ہے، وہ نیکیوں کے باغات میں خوب چرتا ہے، اور اعمالِ صالحہ کے میدانوں میں خوب دوڑیں لگاتا ہے، چنانچہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ:

"سردی کا موسم مومن کے لیے بہار ہے، سردیوں کا دن چھوٹا ہوتا ہے، چنانچہ وہ اس میں روزہ رکھتا ہے، اور رات لمبی ہوتی ہے، چنانچہ وہ اس میں قیام کرتا ہے۔"

سردی کی شدت کی وجہ سے اکثر نرم گرم بستر کو چھوڑ کر اُٹھ کر وضو کرنا اور مسجد جانا ایک شاق امر ہے، اسی لیے نبی کریم ﷺ نے اسے گناہوں کی مغفرت اور درجات کی بلندی کا سبب بتلایا ہے۔ معلوم ہوا کہ سردی کا موسم کثرت کے ساتھ عبادات کرنے کے لیے ایک بہترین موقع ہے۔

موسمِ سرما اور تعلیماتِ نبوی ﷺ

اسلام کی ایک امتیازی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس نے اپنے معتقدین کو زندگی گزارنے کے تمام احسن طریقے سکھائے ہیں، کوئی بھی شخص اسلام کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتا کہ فلاں معاملہ میں ہم اسلام کو رہنما نہیں پاتے، بلکہ دنیوی واُخروی، داخلی وخارجی تمام چیزوں کے متعلق اسلام ہمیں تعلیمات سے روشناس کراتا ہے۔ موسم سرما بھی ان تعلیمات سے خالی نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے، نیز خلفاء اربعہ اور اسلاف امت نے اس موسم میں بھی احکاماتِ الٰہی کی طرف توجہ دلائی ہے، چنانچہ سب سے پہلے یہ جان لیں کہ تمام موسم، ان میں آنے والے حالات، اور ان کا انسانی زندگی پر اثر یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ہے، کسی موسم کی اپنی کوئی خوبی نہیں کہ اس کے آتے ہی راحتیں میسر ہو جائیں، اور کسی موسم کی خود کارستانی نہیں کہ اس کے دوران صعوبتیں پیدا ہو جائیں، یہ سب محض ارادۂ خداوندی سے ہے، اس لیے سردی ہو یا گرمی ہمیں موسم یا زمانہ کو برا بھلا نہیں کہنا چاہیے۔

اعمالِ صالحہ

شب بیداری کیجئے: عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: سردی کا موسم عبادت گزاروں کے لئے

بقیہ صفحہ ۱۳ پر

تعلیم اور ہنر ساتھ ساتھ

ابو محمد

بلاشبہ تعلیم انسان کو شعور اور معاشرتی آداب سکھا کر معاشرے میں رہنے کے قابل بناتی ہے۔ یہ تعلیم ہی ہے جس نے ارسطو کو فلسفے کا بادشاہ بنادیا، جس نے سائنس کو 'نیوٹن' جیسا شخص دیا۔ وہی تعلیم ابوالکلام آزاد، علامہ اقبال اور قائد اعظم کے عروج وکمال کا سبب رہی، تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ صرف وہی اقوام دنیا میں اپنا وجود برقرار رکھ سکی ہیں، جنہوں نے تعلیم کی اہمیت کو سمجھا اور اپنی نئی نسل کو اس زیور سے آراستہ کیا موجودہ دور میں تعلیم اور ہنر کو کسی بھی قوم کی ترقی اور خوشحالی میں جو بنیادی اہمیت حاصل ہے اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

دنیا کے ترقی یافتہ ممالک ہی میں نہیں ہمارے ملک میں بھی ماضی میں اس کی نہایت واضح اور روشن مثال ہیں۔ جہاں تعلیم کے دوران ہی بچوں کی صلاحیتوں اور رجحانات کو بھانپ کر بچوں کو آگے بڑھایا جاتا ہے اور وہ اپنے رجحانات کے مطابق پیشہ اختیار کرتے ہیں اور یوں معاشرے کی ترقی میں اپنا بھرپور حصہ ڈالتے ہیں۔ لیکن اب ہم صرف دھرتی پر ''ڈگری شدہ'' انسانوں کے بوجھ میں اضافہ کر رہے ہیں۔ یہ تمام ڈگری شدہ نوجوان ملک کو ایک روپے تک کی پروڈکٹ دینے کے قابل نہیں ہیں۔

ہمارے ملک میں کریئر گائیڈنس کے لیے باقاعدہ کوششیں ابھی تک شروع نہیں ہوئی ہیں۔ طلباء کریئر کا انتخاب والدین، رشتے دار، اساتذہ اور دوستوں کی مرضی سے کرتے ہیں یا پھر میڈیا کی تشہیر کی بنا پر کیا جاتا ہے۔ کوئی بھی شعبہ اچھا یا برا نہیں ہوتا، اصل اہمیت چناؤ کی ہوتی ہے۔ حالات پر ہی نہیں اپنے مستقبل پر بھی نظر رکھتے ہوئے نوجوان ایسے شعبے کا انتخاب کریں جو ان کی ذہانت، قابلیت اور ذوق وشوق سے ہم آہنگ ہو تو یقینی بات ہے کہ وہ اس پیشے میں نہ صرف ترقی کریں گے بلکہ اس میں زیادہ معاشی فوائد بھی حاصل کرپائیں گے۔

آج کل نوجوانوں کے ذہنوں میں یہ سوال گردش کر رہا ہے کہ کیا ہنرمند ہونا ایک ڈگری یافتہ ہونے سے بہتر ہے؟ حقیقت تو یہ ہے کہ زندگی کی اس دوڑ میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے کسی بھی نوجوان کے پاس کسی خاص شعبے میں مہارت کی ڈگری ہونا ضروری ہے۔ اگر آپ کے پاس کوئی مہارت نہ ہو تو ڈگری بغیر پانی کے گلاس کی طرح خالی ہوگی۔ مہارت اور ڈگری ایک بہترین زندگی گزارنے کے لیے انتہائی اہم

ہوتا ہے۔ کسی بھی یونیورسٹی سے کسی خاص شعبے میں تعلیم یافتہ ہونے کی سند رکھنے والی ڈگری ماہرین تعلیم کی طرف سے جاری کردہ محض ایک دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے، جبکہ ہر ہنر مند فرد ڈگری یافتہ نہیں ہوتا، پھر بھی بہت سارے کاموں میں ماہر ہوتا ہے۔

ہنر مند ہونے کے مواقع بھی وسیع ہو گئے ہیں۔ موبائل ریپیئرنگ، انٹرنیٹ بلاگنگ، ٹرانسلیشن، کمپیوٹر ہارڈ ویئر ریپیئرنگ وغیرہ کے ہنر میں یکتا ہو کر اچھی خاصی آمدنی حاصل کی جاسکتی ہے، ساتھ ساتھ اپنی تعلیمی قابلیت میں بھی اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ ڈیٹا اینالیٹکس، مصنوعی ذہانت، مشین لرننگ اور روبوٹکس جیسے ٹیکنالوجی کے شعبے میں بڑھتی ہوئی تبدیلی کے ساتھ، دنیا اس نوکری کے لیے کسی ماہر فرد کا مطالبہ کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نوجوانوں کو سوچنے پر مجبور کیا جائے کہ تعلیم کے ساتھ ہنر وصلاحیت پر توجہ دیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ملک کے طول وعرض میں تعلیمی ادارے تعلیم تو دے رہے ہیں، مگر صلاحیت و قابلیت سے کوسوں دور ہیں، یوں ایسی قوم پروان چڑھ رہی ہے، جس کے پاس نہ روزگار ہے نہ کوئی مستقبل ہے اور نہ علم وفن کے حوالے سے آگے بڑھنے کے مواقع میسر ہیں۔ یہ انتہائی تشویشناک پہلو ہے۔ ہمارے نوجوان فنون کی ڈگریاں لے کر گھوم رہے ہیں، مگر پھر بھی بے روزگاری کا عذاب جھیلنا پڑ رہا ہے۔

اس جدید دور میں تعلیم برائے تعلیم کا فلسفہ ناپید ہوتا جارہا ہے، بلکہ مکمل تعلیم کے ساتھ ساتھ ہنر وصلاحیت کے جوہر سے بھی آشنا ہونا حد درجہ ضروری ہو چکا ہے۔ موجودہ دور ٹیکنالوجی کا دور ہے اس دور کی سب سے بڑی ضرورت فنی مہارت اور صنعتی پیشہ ورانہ تعلیم ہے۔ ہر وہ ملک تیزی سے ترقی کر رہا ہے جس نے فنی مہارت حاصل کی ہے۔ کسی ملک میں فنی ماہرین کی تعداد جس قدر زیادہ ہو، وہ اتنی ہی تیزی سے ترقی کرتا ہے۔ پاکستان میں بھی فنی تعلیم کی اشد ضرورت ہے۔ ہمارے ہاں ٹیکنکل اور ووکیشنل شعبے کی طرف خاطر خواہ توجہ نہیں دی جارہی۔ صنعت کا ہر سیکٹر غیر ہنر مند لیبر فورس کا رونا رو رہا ہے۔

پیداواری صلاحیّت بڑھانے کے لیے ہر فیلڈ میں ہنر مندی اور مہارت کی ضرورت ہے یعنی زراعت، تعمیرات، سولر انرجی، صحت، آئی ٹی وغیرہ۔ بلاشبہ مقابلے کے اس دور میں دنیا کا مقابلہ کرنا ہے تو فنّی تعلیم وتربیّت کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ کارپینٹر، آٹو الیکٹریشن، بلیک اسمتھ، آٹو فٹر، مولڈر، ڈیزل میکینک، ویلڈر، پروسیس پلانٹ آپریٹر، اسٹیل فیبریکیٹر، ٹیکنیشن انسٹرومنٹ، الیکٹرونکس، الیکٹریکل ومیکینکل ٹیکنیشن، بوائلر اٹینڈنٹ اور پائپ فٹر وغیرہ ایسے شعبے ہیں، جن میں ہنر مند ہونے کے مواقع موجود ہیں۔ اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ صرف ڈگری کے حصول سے ہی اپنے روشن مستقبل کا خواب پورا ہونے کا انتظار کرتے ہیں یا ہنر مند ہو کر اپنی راہیں خود متعین کرتے ہیں۔

نیا سال نئے اہداف

مفتی عبدالرحمن

اکثر افراد کے لیے نئے سال کے آغاز پر کیئے گئے عہد ایک تازہ آغاز کی طرح ہوتے ہیں۔ نئے سال کے قراردادوں کا مقصد دراصل خود کو بہتر بنانے کی کوشش ہے۔

شاید آپ نئے سال بچت کرنے کا عہد کرنا چاہتے ہوں یا ہو سکتا ہے آپ کسی نئے کام کا آغاز کرنا چاہتے ہوں۔ آپ نے نئے سال کے آغاز میں جو بھی عہد کرنے ہیں انہیں پورا کرنے کے لئے ایک چیز بہت ضروری ہے وہ ہے قوت ارادی۔ تاہم یہ کافی مشکل کام ہے کہ ہم اپنے کیے گئے ارادے پر قائم رہیں۔

سکرینٹس یونیورسٹی کی ایک تحقیق کے مطابق نئے سال پر اپنے لئے اہداف مقرر کرنے والے افراد میں سے صرف آٹھ فیصد ان پر قائم رہتے ہیں۔

حقیقت پسندانہ اہداف مقرر کرنا کامیابی کے زیادہ امکانات کا باعث بن سکتا ہے۔ ایک قابل عمل مقصد کے ساتھ سفر کا آغاز کرنے سے ہم ترقی بھی کر سکتے ہیں اور مشکل مراحل بھی طے کر سکتے ہیں۔

ہمارے اکثر اہداف واضح نہیں ہوتے اور ہم انہیں پورا کرنے کی کوشش کرنے سے پہلے یہ نہیں سوچتے کہ ان پر عمل کیسے کیا جائے گا۔ سب سے پہلے آپ کو اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے اس کے طریقہ کار کو ذہن میں رکھنا ہے۔

برطانیہ کی یونیورسٹی آف واروک میں فلسفہ پڑھانے والے جان مائیکل دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارا اپنے عہد پر قائم رہنے کا زیادہ امکان اس وقت ہوتا ہے جب ہم دیکھ سکتے ہیں کہ وہ کسی نہ کسی طرح دوسرے لوگوں کے لیے بھی اہم ہیں اگر ہم ناکام ہو جاتے ہیں تو دوسرے لوگوں کی فلاح و بہبود خطرے میں ہے۔

اگر آپ کوشش کے باوجود بھی کامیاب نہیں ہو رہے تو ماہرین ایک وقفہ لینے اور صورتحال کا دوبارہ جائزہ لینے کا مشورہ دیتے ہیں۔ جائزہ لیں کہ آپ کو کن رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا ہے؟ اس عمل میں کونسی حکمت عملی سب سے زیادہ موثر تھی؟ کون سے کم؟

آپ کی روزمرہ زندگی میں معمولی تبدیلی آپ کو صحیح سمت میں لے جانے میں مدد دے سکتی ہیں

لہذا ایک بار جب آپ کے پاس کوئی ایسا ہدف ہو جس میں آپ کی دلچسپی ہو تو پہلے دن سے ہی ایک تفصیلی مقصد کے ساتھ شروعات کریں یہ راستہ طویل اور کٹھن ہو گا اور اس میں رکاوٹیں بھی آئیں گی۔ ان کا مقابلہ کرتے ہوئے عہد پورا کریں۔

اللہ تبارک وتعالی نے حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کو یہ دعا ذکر کی چھوٹی سی دعا ہے۔ چند لفظوں کی **انی مغلوب فانتصر** لیکن اپنے اندر ایمان رکھتی ہے۔ اس وقت حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ دعا مانگی تھی جب لوگوں کو توحید کی طرف دعوت دیتے ہوئے ساڑھے نو سو سال گزر چکے تھے۔ اللہ تعالی نے عمر طویل عطا فرمائی اسی لیے مثال بھی دی جاتی ہے۔

قران کریم میں صاف فرمایا کہ ساڑھے نو سو سال مسلسل دعوت دیتے رہے مگر قوم تھی کہ ماننے کو تیار نہیں تھی اور دھمکیاں دیتی کہ اگر تم نے یہ سلسلہ جاری رکھا ہمارے دین کی خلاف نیا دین لے کر آگئے تو ہم تمہیں ماریں گے، ہم تمہیں نکال باہر کریں گے۔ خدا سے اس موقع پر حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ دعا فرمائی کہ ''اے اللہ میں مغلوب ہو چکا ہوں یعنی میرے جو مخالفین ہیں، میرے جو دشمن ہیں وہ مجھ پر غالب۔۔ مکمل بیان سننے کے لئے درس قرآن ڈاٹ کام فیس بک پیج کو وزٹ کریں۔

https://www.facebook.com/share/v/19TvuFmc9J/

اللہ کے فضل وکرم سے اس سال حج کی درخواستیں پاکستان میں وصول ہونا شروع ہو چکی ہیں بہت سارے وہ لوگ جو کہ حج کا ارادہ رکھتے ہیں وہ اس سال انشاءاللہ درخواستیں دیں گے۔ حج کے حوالے سے میں دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں پہلی بات تو یہ ہے کہ عام طور پہ دیکھی گئی ہے کہ برصغیر ہندوپاک کے یعنی پاکستان ہندوستان بلکہ اگر میں اس کو تھوڑا اور بڑا کروں کہ ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، افغانستان جو ہمارا خطہ ہے یہاں پر عموما لوگ حج کرنے کے لیے ایسی عمر میں جاتے ہیں جو ڈھلتی عمر کہلاتی ہے۔ یعنی عمومی طور پہ نوجوانوں کے حج پہ جانے کا رواج نہیں ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ جب ہم ریٹائر ہونے لگے، یا ہمارے بچے بڑے ہو جائیں، اور ہم بڑی ذمہ داریوں سے فارغ ہوں پھر ہم حج پہ جائیں۔ بعض لوگ ریٹائرمنٹ کے بعد حج پہ جاتے ہیں۔ بعض لوگ 50 سال کے بعد حج پہ جاتے ہیں۔ تو پچھلے کچھ عرصے سے ہمارے یہاں بہت سارے حضرات جو کہ حج گروپ میں لے جانے والے ہیں۔ بہت سارے علماء اور بہت سارے وہ لوگ جو کہ حج پہ جاتے ہیں۔ وہ اس بات کو محسوس کر رہے ہیں کہ حج کے اندر

محنت کا اور مشقت کا عنصر دن بدن بڑھتا جا رہا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مکمل بیان سننے کے لئے درس قرآن ڈاٹ کام کے فیس بک پیج کو وزٹ کریں https://youtu.be/ptAlmapy7K8?feature=shared

سات دسمبر 2016 کی تاریخ ہم تمام ان دوستوں کے لیے جن کا جنید جمشید صاحب سے تعلق تھا یاد رکھی جائے گی۔ اور مجھے یاد ہے کہ کراچی سے مجھے ہمارے دوست ہیں شاہد زکی صاحب ان کا فون آیا کہ آپ کے دوست آج ایک حادثے میں شہید ہو گئے۔ جب بھی ہم سفر کرتے ہیں۔ آج بھی میں کمبوریا میں ہوں ایک کانفرنس ہے رائی صاحب کی۔ جس میں 20 ممالک کے لوگ شریک ہیں اسلامی کانفرنس سے۔ آتے وقت میں جب جہاز میں بیٹھا تو جنید جمشید یاد آئے وہ خود ہانگ کانگ ہمارے پاس دو دفعہ تشریف لا چکے ہیں۔ جنید جمشید کو اللہ نے وہ خوبیاں دی تھیں کہ۔۔۔ درس قرآن ڈاٹ کام کے فیس بک پیج کو وزٹ کریں hhttps://fb.watch/wu6YH3H5Y3/

بقیہ صفحہ ۸ کا

غنیمت ہے۔ تلاوتِ قراٰن کیجئے: حضرتِ سیّدُنا عبید بن عمیر رضی اللہ تعالٰی عنہ موسم سرما کی آمد پر فرماتے: اے اہل قرآن تمہاری قراءت کے لئے راتیں لمبی ہوگئی ہیں تو تم اِن میں قیام کرو، اور تمہارے روزوں کے لئے دن چھوٹے ہوگئے ہیں تو تم اِن میں روزے رکھو۔ نفلی روزے رکھئے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’سردیوں میں روزہ رکھنا ٹھنڈی غنیمت ہے۔‘‘ دُگنا ثواب کمایئے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے سخت سردی میں کامل وُضو کیا اُس کے لئے ثواب کے دو حصّے ہیں۔ مشقّت کے وقت وُضو کرنے والے کو قیامت کے دن عرش کا سایہ نصیب ہوگا۔ نادار اور مفلس لوگوں کے ساتھ ہمدردی: اُخوت، ایثار اور ہمدردی یہ ایسے جذبے ہیں جو اسلام نے ہی متعارف کروائے ہیں۔ سردی کے موسم میں بعض غریب افراد ایسے ہوتے ہیں جو اپنے لیے گرم لباسوں کا انتظام نہیں کر پاتے، نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو ایسے نادار اور مفلس لوگوں کی مدد کرنے کی ترغیب دی ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’جو کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو کپڑا پہنائے گا، اللہ رب العزت اسے جنت کا لباس پہنائیں گے۔‘‘

ڈاکٹر علی اکبر الازہری

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ سعادت حاصل ہے کہ وہ اپنے گرد پھیلی ہوئی گمراہیوں، غلط رسوم ورواج، اخلاقی ومعاشرتی برائیوں سے پاک صاف ہونے کے ساتھ ساتھ اوصاف حمیدہ سے بھی متصف تھے۔ آپ کے اعلیٰ محاسن وکمالات اور خوبیوں کی بناپر مکہ مکرمہ اور اس کے قرب وجوار میں آپ رضی اللہ عنہ کو محبت وعزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

حضرت سیدنا سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اچھی خصلتیں تین سو ساٹھ ہیں اور اللہ جب کسی سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی ذات میں ایک خصلت پیدا فرما دیتا ہے اور اسی کے سبب اسے جنت میں بھی داخل فرما دیتا ہے۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کیا میرے اندر بھی ان میں سے کوئی خصلت موجود ہے؟ ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! تمہارے اندر تو یہ ساری خصلتیں موجود ہیں۔

عاجزی وانکساری:

حضرت سیدہ انیسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بننے کے تین سال پہلے اور خلیفہ بننے کے ایک سال بعد بھی ہمارے پڑوس میں رہے۔ محلے کی بچیاں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی بکریاں لے کر آتیں، آپ ان کی دلجوئی کے لئے دودھ دوھ دیا کرتے تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو محلے کی ایک بچی آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی: اب تو آپ خلیفہ بن گئے ہیں، آپ ہمیں دودھ دوھ کر نہیں دیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں! اب بھی میں تمہیں دودھ دوھ کر دیا کروں گا اور مجھے اللہ کے کرم سے یقین ہے کہ تمہارے ساتھ میرے رویے میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔ چنانچہ خلیفہ بننے کے بعد بھی آپ رضی اللہ عنہ ان بچیوں کو دودھ دوھ کر دیا کرتے تھے۔ (تھذیب الاسماء واللغات، امام نووی، 2:480)

اہل بیت پر شفقت:

حضرت سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز عصر پڑھ کر باہر نکلے اور حضرت سیدنا علی

بقیہ صفحہ ۲۳ پر

ریڈیو کا عالمی دن

بیگم سیدہ ناجیہ شعیب احمد

ریڈیو کی تاریخ:

انسانی تاریخ کے اوراق پلٹتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ریڈیو کی ایجاد کے لیے کئی سائنس دانوں کے نام لیے جاتے ہیں۔ ۱۸۸۰ء میں مارکونی، گراہم بیل، ہارٹر اور میکسویل نے ابتدائی تجربات کرنا شروع کر دیے تھے۔ میکسویل نے وائرلہروں کا پتا لگایا اور ۱۸۸۸ء میں ہارٹر نے برقی لہریں پیدا کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ اس سلسلے میں مزید تجربات کرتے ہوئے ۲۴ دسمبر ۱۹۰۶ء کو مارکونی نے صوتی نشریات (Sound Broadcast) کا آغاز کیا۔ بہر حال اطالوی سائنسداں مارکونی کو ہی ریڈیو کا موجد گردانا جاتا ہے۔ جس نے 1901ء میں بحرِ اوقیانوس کے پار اپنے بنائے ہوئے ریڈیائی سسٹم کا پہلا سگنل وصول کیا، جو ایک بڑی کامیابی تھی۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے یہ ایجاد طول و عرض تک پھیلتی چلی گئی۔ امریکی سائنسداں ایڈون آرم اسٹرونگ ریڈیو کی ایجاد سے اس قدر متاثر تھا کہ اس نے ۱۹۳۳ء میں ایف ایم ریڈیو ایجاد کیا اور ۱۹۳۹ء میں پہلے ایف ایم ریڈیو اسٹیشن کی نشریات کا آغاز ہوا۔

ریڈیو پاکستان کا ناقابل فراموش کردار:

یہ ریڈیو پاکستان ہے۔" یہ آواز قیام پاکستان کے ابتدائی دور کے لوگوں کی یادوں کی چلمن میں آج بھی گوشہ نشین ہے۔

قیام پاکستان کے بعد ریڈیو نشریات کا دائرہ بہت محدود تھا اور آواز پاکستان کے ساڑھے چار فیصد علاقے اور تقریباً سات فیصد آبادی تک پہنچ سکتی تھی۔ ان نامساعد حالات میں ریڈیو کی کارکردگی قابل ستائش تھی، جب مہاجرین کے قافلے جوق در جوق پاکستان میں داخل ہو رہے تھے۔ ایک عجیب افراتفری کا عالم تھا۔ ریڈیو پاکستان نے لاکھوں مہاجرین کو بسانے میں حکومت کی مدد کی۔ جب بھی دشمن ملک نے جنگ مسلط کی ریڈیو نے اس وقت بہت اہم اور نمایاں کردار ادا کیا۔ ریڈیو سے نشر ہونے نغمات بالخصوص ملکۂ ترنم نور جہاں کے نشر ہونے والے جوشیلے نغمات نے پوری قوم کے اندر ایک ولولہ پیدا کر دیا۔ پاکستان میں ریڈیو پاکستان اور پاکستانی ایف ایم نشریات کے علاوہ بھی کئی بین الاقوامی نشریاتی اداروں کی اردو زبان میں نشریات پیش کی جاتی ہیں جن میں وائس آف امریکہ، چائنا ریڈیو انٹرنیشنل، ریڈیو جاپان، ریڈیو صدائے ترکی، سعودی عالمی ریڈیو، ریڈیو کویت، ریڈیو تہران، بی بی سی نیوز وغیرہ شامل ہیں، پاکستان میں ان نشریاتی اداروں کو سننے والے سامعین کی

ایک بہت بڑی تعداد موجود ہے جو نہ صرف ان نشریاتی اداروں کے پروگراموں کو روزانہ کی بنیاد پر سنتے ہیں بلکہ ان کے نشر ہونے والے پروگراموں پر اپنے تبصرے بھی باقاعدگی سے روانہ کرتے ہیں۔ پاکستان سمیت دنیا بھر میں ریڈیو سننے والے سامعین کے ریڈیو سامعین کلب اور ریڈیو سامعین تنظیمیں قائم ہیں جو مقامی طور پر ان نشریاتی اداروں کو مل بیٹھ کر سنتے ہیں اور ریڈیو کے حوالے سے مختلف تقریبات کا انعقاد کرتے ہیں۔

دورِ حاضر میں ریڈیو کی اہمیت:

دنیا میں جدید ٹیکنالوجی جس میں ٹیلی ویژن، ڈش انٹینا، موبائل فون، انٹرنیٹ اور ریڈیو کی مختلف ایپس آنے کے بعد ان کو فریکیونسی ریڈیو کی بقاء کے لیے ایک خطرہ تصور کیا جانے لگا تھا اور یہ گمان کیا جا رہا تھا کہ شاید اب ریڈیو ماضی کا ایک حصہ بن جائے گا اس کے سامعین جو بہت متحرک ہیں وہ بھی تیزی سے بدلتی اس صورتحال میں مایوسی کا شکار تھے۔ تمام تر جدید ٹیکنالوجی کے آنے کے بعد ریڈیو سننے کے آلات میں ضرور تبدیلی آئی۔ ریڈیو نے اپنی شکل تبدیل کرتے ہوئے نئے ٹیکنالوجی کے دور میں خود کو ضم کیا لیکن اپنا نام تبدیل نہیں ہونے دیا۔ پہلے ٹرانسسٹر پر ریڈیو سنا جاتا تھا پھر وقت کے ساتھ ساتھ اس کی شکل تبدیل ہوتی چلی گئی میڈیم ویو، شارٹ ویو اور پھر ایف ایم نشریات کا آغاز ہوا۔

البتہ گذشتہ کئی سالوں میں ہونے والی مایوس کن تبدیلی یہ بھی ہوئی ہے کہ نصف صدی تک جاری رہنے والی اور سامعین کے دلوں پر راج کرنے والی نشریات بند کر دی گئیں جن میں بی بی سی اردو، وائس آف جرمنی اور صدائے روس ہیں۔ حال ہی میں بی بی سی کی نشریات بند کرنے کا جواز بھی نئی ٹیکنالوجی پر منتقلی بتائی گئی لیکن ان لاکھوں سامعین کو یکسر فراموش کر دیا گیا جن کی دسترس میں جدید ٹیکنالوجی نہیں ہے ان کے پاس دنیا سے باخبر رہنے کا واحد ذریعہ ریڈیو ہی ہے۔ فریکیونسی ریڈیو کی اہمیت کا اندازہ مقبوضہ کشمیر میں لگے طویل ترین کرفیو اور ٹی وی، اخبارات، انٹرنیٹ اور موبائل فون کی بندش سے لگایا جا سکتا ہے جہاں ان کے لیے باخبر رہنے کا واحد ذریعہ ریڈیو ہی ہے۔ کئی قدرتی حادثات میں بھی جہاں تمام نظام درہم برہم ہو جاتا ہے وہاں دنیا سے باخبر رہنے کا واحد ذریعہ بھی فریکیونسی ریڈیو ہی ہوتا ہے۔

کئی طالبعلم جو بین الاقوامی تعلقات میں ماسٹرز کر چکے ہیں یا کر رہے ہیں وہ باقاعدگی سے ریڈیو پر غیر ملکی نشریات کو سنتے ہیں اور ان کا ماننا ہے کہ یہ ہمارے لیے نہایت مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

ریڈیو کی ثقافت کو برقرار رکھنا ضروری ہے:

ریڈیو کی افادیت اور اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے پاکستان سمیت تمام دنیا بھر میں تیرہ فروری کو ریڈیو کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ تاہم اس وقت حکومتی سطح پر پروگراموں کے انعقاد کی اشد ضرورت ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ریڈیو سے روشناس کرایا جا سکے۔

میری ذات ذرہ بے نشاں

قسط 9

ساجدہ بتول

اُس کے ذہن میں

ایک ترکیب آئی اور وہ اڑنے لگا۔ کچھ دیر بعد وہ ایک گٹر کے اندر تھا۔ جہاں گندگی کے اوپر ایک بوڑھا اور نہایت بھیانک شکل والا شیطان لیٹا ہوا تھا۔ جو بے حد لاغر ہو چکا تھا۔ وہ شیطان اتنا کمزور پڑ چکا تھا کہ اس کی کانپیں ٹانگ رہی تھیں "کیسے ہو شکر دادا!" مردود نے غصے سے پوچھا "ابلیس کا لاکھ لاکھ ظلم ہے۔" بوڑھے شیطان نے ٹانگتی ہوئی کانپوں کے ساتھ کہا۔ "تم ابھی تک مرے نہیں!" مردود نے اپنی ازلی خباثت کا مظاہرہ کیا۔

"میں کیوں مروں!" بوڑھا شیطان بولا۔

"میں نے تو اب تک لاکھوں فساد کرپڑایا۔ کروڑوں مسلمانوں کو جہنم میں بھیجا۔ مرو تم جو دو چار مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا تجربہ بھی نہیں رکھتے۔" "او بد بخت میں یہی تو سیکھنے آیا ہوں۔" مردود چلایا "شر تو ہے؟" بوڑھا شیطان حیران ہوا جوابًا مردود نے ساری داستان کہہ سنائی۔ "ہوں ہاہ" بوڑھے نے ایک کریہہ ہنکارا بھرا۔ "یہ بہت آسان ہے۔" "کوئی گھٹیا ترین کام یوں ہو سکتا ہے" کہتے کہتے اس نے تالی بجائی۔

جیسا کہ انسان چٹکی بجاتے ہیں۔ کیونکہ کافر اور فاسق جنات کے سارے طور طریقے بے ڈھنگے ہوتے ہیں "پھر مجھ سے کیوں نہ ہوا؟" "تم سے غلطی یہ ہوئی کہ تم نے گھٹیا ترین کام کے لیے عورت کو چنا۔" "ہائیں تو پھر کیا کرتا! عورت ہی تو ہمارا جال ہے۔" "بالکل جال ہے۔

"بوڑھے نے کہنا شروع کیا" مگر تب جب بات عشق مجازی کی ہو۔ جبکہ یہاں تمہارے پاس آپشن تھا کہ کوئی سا بھی گناہ کروا سکتے ہو۔۔۔ تم جھگڑا پڑوانا چاہتے تھے اور عورت ایسے کسی کام میں تعاون نہیں کرتی۔

اور پاکستانی عورت تو بالکل بھی نہیں۔ کیونکہ پاکستانی عورت حالات کی ڈسی ہوئی ہے۔ ایک طرف اسے مشرقی بنایا جا رہا ہے تو دوسری طرف مغربی۔ وہ ان دو متضاد راستوں کے بیچ لٹک رہی ہے۔ ایک طرف اس پر گھر بار کی مکمل ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں۔ اسے خاندانی نظام میں جکڑ دیا گیا ہے اور یوں اس پر مشرقی نظام کا دباؤ ہے۔ مگر دوسری طرف اسے گھر سے باہر نکل کر کما کے لانے کا بھی پابند کیا جا رہا ہے۔ دو مخالف راستوں کے کام وہ تن تنہا اپنے ناتواں کندھوں پہ اٹھائے ہوئے ہے لہذا وہ پہلے ہی پریشان ہے اور مزید پریشان ہونا گوارا نہیں کر سکتی اس کمبخت کی فطرت میں خدا نے صبر اتنا رکھ دیا ہے کہ یہ بڑے سے بڑے مسئلے کو بھی ٹھنڈے پیٹوں ہضم کر جاتی ہے۔۔۔ خال خال عورتیں ہوتی ہیں جو مسائل کی وجہ سے نفسیاتی مریضہ بنتی ہیں۔۔۔ ورنہ اکثر خواتین تو سخت ترین حالات کے بعد مزید سدھر جاتی ہیں۔ کل تمہارا واسطہ جن خواتین سے پڑا، وہ سب کی سب چالاک تھیں۔

جن کو حالات نے ہر طرح کے مسائل سے نمٹنے کا گر سکھادیا تھاایسی خواتین کی نظر میں زیادہ اہمیت اس کی ہوتی ہے جوان کا سہارا ہو۔

اس کا ساتھ بچانے کے لیے وہ کچھ بھی برداشت کر جاتی ہیں۔یہ خصوصیت صرف ایک مشرقی عورت کو حاصل ہے کہ بے جا دباؤ کے بعد وہ اندر اور باہر کے سارے کاموں میں طاق ہونے کے ساتھ ساتھ اب خانہ جنگیوں سے نمٹنے میں بھی ماہر ہو چکی ہے کیونکہ اس کو بیوی اور بہو کے روپ میں ستایا ہی اتنا زیادہ گیا ہے کہ اب وہ خود کو ایسا بنا چکی ہے کہ توڑی بھی نہ جائے اور نچوڑی بھی نہ جائے۔سخت نہ نرم۔“ ”مگر خاندانی نظام سے تو ہم نفرت کرتے ہیں کیونکہ اس میں عورت کے لیے تحفظ ہے اور ہم کئی دہائیوں سے مشترکہ خاندانی نظام کو توڑنے میں مصروف ہیں۔“مردود نے کہا ”ہاں ایسا ہی ہے۔ مشترکہ خاندانی نظام میں پاکستانی عورت کے لیے مثبت چیز یہی ہے کہ اس میں اس کے لیے حفاظت ہے۔

مگر یہیں سے اس کے لیے بے پردگی کا راستہ بھی تو کھلتا ہے ناں!“بوڑھے نے آخری الفاظ پہ ایک آنکھ دبائی۔ ”اوہو! ہائیں!!“مرُدود چونکا ”اس لیے ہم اس کو تب تک مکمل ختم نہیں ہونے دیں گے“بوڑھے شیطان نے مزید کہنا شروع کیا”جب تک اس معاشرے کی عورت مکمل طور پہ بے پردہ نہیں ہو جاتی۔ہم سکرین کی ساری اقسام کے ساتھ ساتھ اسکول،کالج،یونیورسٹی، جم اور کلب کے ذریعے اس پہ کام کر رہے ہیں۔ادھر اس عورت کا جسم عریاں ہوگا،ادھر تب تک اس کا خاندانی نظام مکمل ٹوٹ جائے گا۔ابھی تو ہم خاندانی نظام کی توڑ پھوڑ کو خود ہی سلو پوائزن دے رہے ہیں،اس طرح کہ عورت کو گھر سے باہر نکالنے کے ساتھ ساتھ اس کے بڈھوں کے حواس پہ بھی سوار رہتے ہیں۔جو ہمارے کہنے پہ شور مچاتے رہتے ہیں کہ بھلے گھر کے اندر زنا کے اڈے کھل جائیں،ان کی ساری اولادیں ان کی نظروں کے سامنے رہنی چاہییں۔“ ”اوہ۔۔۔اف!“تو یہ ہمارے ہی شیاطین کر رہے ہیں!!“مردود پہ حیرت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ ”ہاں! اور کیا!!“بوڑھا شیطان بولا”مگر ہم اس کو توڑیں گے ضرور۔۔۔۔

کیونکہ مشترکہ خاندانی نظام عورت کے لیے فائدہ مند بھی بہت ہے۔کہ اس میں اس کے لیے تحفظ بھی ہے اور ذمہ داریاں اٹھانے بالخصوص بچے پالنے میں تعاون بھی۔مگر یہ نظام اس کے لیے غیر مفید اس طرح ہو گیا ہے کہ اس میں انصاف نہیں ہوتا۔صرف طاقتور، با اختیار اور صاحب حیثیت کی ہی اس میں سنی جاتی ہے۔ نتیجتاً عورت اس میں کسی نہ کسی روپ میں ضرور مار کھا رہی ہے۔کبھی ساس کے روپ میں، کبھی بہو کے روپ میں۔کبھی بیٹی ہونے کے جرم میں۔۔بالخصوص مشترکہ خاندانی نظام میں عورت بہو کے روپ میں زیادہ مار کھا رہی ہے۔۔۔۔۔۔اوہ!!!“بوڑھا شیطان بولتے بولتے یکدم چونک گیا۔ ”کیا ہوا؟“مردود حیران ہو گیا (جاری ہے)

بدھ
15 جمادی الاخری
18 دسمبر
WEDNESDAY
شوال
سلسلہ وار حدیث 61
شوال میں نکاح
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انہوں نے کہا:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال میں میرے ساتھ نکاح کیا، اور شوال ہی میں میرے ساتھ گھر بسایا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے کون سی بیوی آپ کے ہاں مجھ سے زیادہ خوش نصیب تھی؟ (عروہ نے) کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پسند کرتی تھیں کہ اپنی (رشتہ دار اور زیر کفالت) عورتوں کی رخصتی شوال میں کریں۔ (جبکہ عربوں میں پرانا تصور یہ تھا کہ شوال میں نکاح اور رخصتی شادی کے لئے ٹھیک نہیں
(بَاب اسْتِحْبَابِ التَّزَوُّجِ وَالتَّزْوِيجِ فِي شَوَّالٍ ۔۔۔ صحیح مسلم: ۳۴۸۳)
1446ھ
2024ء
www.darsequran.com

منگل
14 جمادی الاخری
17 دسمبر
ہدایت و گمراہ کرنا
بسم اللہ الرحمن الرحیم
Serial Quranic Ayat 238 ۲۳۸ سلسلہ وار قرآنی آیت
Surah Al an'am Ayat:125 سورہ الانعام آیت نمبر: ۱۲۵
غرض جس شخص کو اللہ ہدایت تک پہنچانے کا ارادہ کرلے، اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے، اور جس کو (اس کی ضد کی وجہ سے) گمراہ کرنے کا ارادہ کرلے، اس کے سینے کو تنگ اور اتنا زیادہ تنگ کر دیتا ہے کہ (اسے ایمان لانا ایسا مشکل معلوم ہوتا ہے) جیسے اسے زبردستی آسمان پر چڑھنا پڑ رہا ہو۔ اسی طرح اللہ (کفر کی) گندگی ان لوگوں پر مسلط کر دیتا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔
So, whomsoever Allah wills to guide, He makes his heart wide open for Islam, and whomsoever He wills to let go astray, He makes his heart strait and constricted, (and he feels embracing Islam as difficult) as if he were climbing to the sky. In this way, Allah lays abomination on those who do not believe.
1446ھ
2024ء
www.darsequran.com

رحم

سیمار ضوان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا اللہ اس پر رحم نہیں کرتا(صحیح بخاری)7376

اللہ پاک کے ناموں میں سے ایک نام ہے رحمن جس کا مطلب رحم کرنے والا یا محبت کرنے۔ یہ صفات ہمارے رب کی ہیں اور اس ہی صفت کا ارشاد نبی کریم ﷺ فرما رہے ہیں اور تمام مسلمانوں کو تلقین کر رہے ہیں کہ ہم اگر کسی پر رحم نہیں کریں گے تو اللہ پاک ہم پر بھی رحم نہیں فرمائے گے اور رحم کرنے کے ساتھ ہی ہم اپنی زندگی کو خوشگوار بنا سکتے ہیں۔

رحم کرنے سے ایک اچھے معاشرے کی بنیاد بنتی ہے۔ رحم بچوں، ماتحتوں، خادموں پر کرنا ہے۔ اللہ تعالی نے ظلم کو ناپسند کیا ہے۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ اپنے سے بڑوں سے، بچوں سے، رشتے داروں سے، طاقت ور اور کمزور غرض جانوروں پر بھی رحم فرماتے تھے۔ اور اگر ہم بھی ایسا کریں گے تو اللہ پاک بھی ہم سے رحم کا معاملہ فرمائیں گے اور جس پر اللہ رحم فرمالیں وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہو جائے گا۔

کرو مہربانی تم اہل زمین پر
خدا مہربان ہو گا عرش بریں پر

ماں کی کہانی

16 دسمبر کی داستان

حنا سھیل جدہ سعودیہ عرب

منیبہ ایک سائکاٹرسٹ تھی اس کے پاس بہت سے کیسز آتے رہتے تھے اور کچھ تو بہت زیادہ خراب کنڈیشن میں ہوتے تھے اپنے آپ سے بیگانہ گندے حلیہ میں، ان میں پڑھے لکھے مریض بھی تھے جنہیں زمانے کی چوٹوں نے اس حالت پر پہنچایا تھا اور کچھ ان پڑھ بھی تھے_ مگر ان مریضوں میں ایک خاتون ایسی بھی تھی جو بولتی نہیں تھیں یعنی خاموش جیسے گونگی ہوں انھیں بولنا نہیں آتا ہوں ہو، گھر کے سارے کام کرتی تھیں یا روتی رہتی ہیں، انھیں گھر والے ڈاکٹر منیبہ کے پاس ہر ہفتہ تھیرپی سیشن کے لیے لیکر آتے_ مگر انکی حالت میں 5 سال میں زرا بھی فرق نہیں آیا تھا۔

عطیہ ایک پڑھی لکھی خاتون تھیں شوہر بھی ایک اعلیٰ عہدہ پر فائز افسر تھے اللہ کا کرنا کہ چھ سال تک یہ جوڑا اولاد کی نعمت سے محروم رہا، شادی شدہ عورت میں اولاد کی خواہش اللہ نے فطری طور پر رکھی ہے اور جب دنیا والے طعنہ دینے لگتے ہیں تو یہ خواہش شدت اختیار کر جاتی ہے، عطیہ تہجد میں اٹھ اٹھ کر اپنے اللہ سے گڑ گڑا کر صالح اولاد کی نعمت مانگتی تھیں، اور اللہ نے انکی یہ دعا ایسی سنی کہ اُنھیں دو جڑواں بیٹوں سے نوازا کیا دونوں میاں بیوی کی خوشی اٹھکانہ نہیں رہا رب العالمین کا شکر ادا کیا اس نعمت پر

اور عطیہ نے دن رات بچوں کی تربیت میں لگا دیے، بچوں کا رونا تنگ کرنا انھیں بالکل پریشان نہ کرتا کیونکہ اسی چیز کی تمنا تھی انھیں، انکے گلشن میں اللہ نے جو پھول دیئے تھے انکی آبیاری وہ خوشی خوشی کرنے لگیں انکی خواہش تھی کہ بچے پہلے حفظ کریں قرآن پھر دنیا کی تعلیم حاصل کریں، دونوں بچے جب چار سال کے ہوگئے تو انھیں مدرسے میں داخل کروا دیا، بچے بھی بلا کے ذہین تھے ڈھائی سال میں قرآن حفظ کرکے مثال قائم کردی، ان بچوں کے تین سال بعد اللہ تعالیٰ نے عطیہ کو ایک بیٹا اور پھر اک سال بعد ایک بیٹی سے نوازا، لیکن عطیہ کو جو محبت اپنے جڑواں بیٹوں محمد، اور عبداللہ سے تھی وہ کم نہ ہوئی، دونوں میاں بیوی سارے والدین کی طرح اپنے بچوں کے بہتر مستقبل کے خواب دیکھتے اور اسکے لئے جدوجہد بھی کرتے، اسی لیے انھوں نے شہر کے بہترین اسکول آرمی پبلک اسکول میں داخل کروایا، محمد اور عبداللہ شریر ہونے کے ساتھ ساتھ بلا کے ذہین بھی تھے نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں میں سب سے آگے ہر بار کوئی نہ کوئی ٹرافی، میڈل یا شیلڈ گی میں لاتے رہتے اور شوکیس انکے کارناموں کی داستان سناتا، ماں صدقے واری جاتی باپ دعائیں دیتے نہ تھکتے۔

محمد کا ارادہ ڈاکٹر بننے کا تھا جب کہ عبداللہ آرمی میں پائلٹ بننا چاہتا تھا، چھوٹے بہن بھائی بھی بڑے بھائیوں کی تقلید میں آگے بڑھنے اور اچھے نمبر زلانے کی کوشش کرتے، ہر وقت والدین دونوں کو کہتے دیکھو بڑے بھائیوں جیسے بننا ہے، اسی لئے جب امتحانات کا موسم ہوتا گھر میں مقابلہ کی فضاء بن جاتی، دسمبر میں شش ماہی امتحانات کی تیاری زور شور سے جاری تھی دونوں بڑے نویں جماعت 9 میں اور چھوٹا عمر 6 چھٹی جماعت میں جبکہ عائشہ چوتھی جماعت میں تھے، بڑے بھائی چھوٹے بہن بھائی کو پڑھانے میں مدد بھی کر رہے تھے، عبداللہ کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ سب کچھ گھول کر عمر کے دماغ میں ڈال دے اور محمد تو آتے جاتے ماں کو پیار کر کے دعائیں لینا نہیں بھولتا تھا کہ ماں دعا کریں اچھے نمبروں سے پاس ہو جاوں۔

سخت سردی کا دن تھا آج عطیہ نے خاص طور پر موٹے موزے اور دستانے نکالے تھے محمد اور عائیشہ کو تاکید کی تھی کہ یہ پہن کر جائیں کل اسے نزلہ اور گلا خراب چل رہا تھا، لیکن دونوں جلدی جلدی میں بھول گئے اب عطیہ کو غصہ آرہا تھا کہ اتنی سردی میں بھی یہ بچے اتنی لاپرواہی کرتے ہیں، میں ہی بیگ میں ڈال دیتی یہ کہ کرنیاں کا ناشتہ بنایا اور گھر کے کاموں میں لگ گئیں کام والی بھی صفائی کے لیے آگئی تھی عطیہ نے سوچا آج سب کی پسند کا پالک گوشت بنائے گی اور پالک کاٹنے میز پر آکر بیٹھی اور ٹی وی کھول دیا کہ خبریں سن لیں مگر جو خبر چل رہی تھی پہلے تو کانوں نے شاید غلط سنا سمجھیں مگر جب حقیقت معلوم ہوئی تو سمجھ نہیں آیا کہ کیا کریں کام والی بھی پریشان،

انھوں نے ادھر ادھر فون لگایا مگر کوئی سننے والا نہ تھا گھر سے نکل کر اسکول کا رخ کیا تو حالات کی سنگینی کا اندازہ ہوا پیروں تلے زمین نکل گئی آسمان پھٹ گیا قیامت آگئی سب الفاظ چھوٹے ہیں اس ماں باپ کے لیے جنکا چمن اجڑ گیا ظالموں نے کسی کو نہ چھوڑا ہر کوئی ایک ہی درد کی تصویر سجائے بیٹھا تھا باپ ادھر بھاگ رہا تھا کبھی ادھر کہ کسی طرح اسکول میں داخل ہو جائے بچوں کو بچالے کئی لوگ پکڑے کھڑے تھے کہ آگے خطرہ ہے او ظالموں میرے بچے ہیں میری دنیا اندر ہے ، کیا نہ دہائی دی اس باپ نے لوگ کہتے یں صبر کروں کس کو صبر کروں کہاں سے لاؤں وہ دل، اسے تو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ سارے جہان کو آگ لگادے جس میں اس کے اپنے بچے محفوظ نہیں وہ کیوں وہاں کھڑا ہے_ اس دن سے عطیہ کو خاموشی لگی ہے سکتہ کی کیفیت میں ہے جس ماں کا گلشن اجڑ گیا اسے کوئی تسلی کوئی تسفی کام نہی کرتی_

ٹوٹے ہیں کتنے خواب ہمارے یہاں مگر
ہم کو ابھی تلک کوئی قاتل، ملا نہیں

ظالم لوگ

عائشہ فیض

میرا نام چوچو ہے۔ابھی مجھے اس دنیا میں آئے محض چند دن ہوئے ہیں۔میرے بابا روز صبح سویرے ہم سب بہن بھائیوں کے لئے دانہ لینے جاتے ہیں لیکن وہ بہت جلد ہی گھر واپس آجاتے ہیں۔میری اماں بتاتی ہیں پہلے ہمارا گھر آم کے درخت پر تھا وہاں ہر وقت کووں کا ڈر لگا رہتا تھا آئے دن کوئی دوسرا پرندہ آکر ہمارے گھونسلے پر حق جتانے لگتا اور کئی بار تو ان لوگوں نے ہمارے گھونسلے کو گرانے کی کوشش کری پھر بارش میں ہم سب بھیگ جاتے تھے۔وہاں رہنا اب دن بدن مشکل ہوتا جارہا تھا پھر بابا نے ایک بڑی سی عمارت کے ایک کونے میں چھوٹا سا چوکور ڈبہ دیکھا بابا کاموں سے فارغ ہونے کے بعد کئی کئی گھنٹے وہاں جاتے اور جائزہ لیتے رہتے وہاں انسانوں نے پانی اور دانہ بھی رکھا ہوا تھا۔اچھی طرح جانچ پڑتال کے بعد بابا نے وہاں رہنے کا فیصلہ کیا۔ہم سب بہت خوش تھے۔اب روز اماں بابا اور ایک مزدور انکل تنکے جمع کر کے اس ڈبہ کو ہمارے لیئے محفوظ بنانے لگے۔آج تیسرا دن تھا۔ہم لوگوں کو ہجرت کر کے وہاں جانا تھا۔آج سب بے حد خوش تھے اور یہی وہ دن تھا جب میں خول سے باہر نکلا میرے بابا ماما بہن بھائی سب میری طرف محبت سے دیکھ رہے تھے۔پھر اماں نے مجھے گلے سے لگا لیا اور خوب سارا پیار کیا۔

آج ہم سب اپنے نئے گھونسلے نما پکے گھر میں آگئے تھے یہ عمارت کافی اونچی تھی، میں جھانک کر کافی دور تک نظارے کر سکتا تھا۔صبح سویرے یہاں تلاوت کی آواز آتی ہم سب بھی ذکر کرنے لگتے، یہاں کا ماحول بہت خوشگوار تھا ہر طرف ہریالی قسم قسم کے پودوں سے ان لوگوں نے اپنا گھر سجا رکھا تھا میرا پسندیدہ مشغلہ روز صبح اٹھ کر باہر جھانکنا تھا صبح بچے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں قاعدے لے کر آجاتے ایک بڑے سے ہال میں مدرسہ بنایا ہوا تھا، مدرسے کے بچے جب بلند آواز میں حدیث پڑھتے تو ہم سب بہن بھائی بھی دہراتے۔ہمیں یہاں بہت مزہ آتا۔اچانک وہ لوگ ہمیں بھول گئے اور کافی دن ہو گئے انہوں نے دانہ نہیں ڈالا نہ اب ان کے گھر بچے پڑھنے آتے بلکے وہ لوگ گھر کے کمروں میں بند ہو گئے۔میرے بابا نے گھر سے نکلنے کا فیصلہ کیا تاکہ ہم سب کے لئے دانہ چن کے لائیں میں نے بھی بابا کے ساتھ جانے کے لئے تیاری شروع کی اور ہم نکل گئے۔

گھر سے کچھ دور جا کر ہمیں عجیب طرح کے جانور نظر آئے انہوں نے لوہے کے خول سر پر پہن رکھے تھے ہاتھوں میں لمبے لمبے عجیب سے ہتھیار جس سے وہ انسانوں کو آگ برسا کر مار رہے تھے لوگ گرتے جارہے تھے فضا میں دھواں بھر گیا تھا وہاں سانس لینا بھی مشکل

تھا۔ہم فوراوہاں سے بھاگ نکلے تو ایک جگہ کافی سارے لوگ درد سے چیخ رہے تھے کسی کا ہاتھ زخمی تھا کسی کا پاوں تو کسی کے پورے جسم میں کچھ حصہ ہی سلامت بچا تھا لیکن وہ سب اپنے رب کو پکار رہے تھے۔ وہ جانور ہر جگہ کو اپنے قبضے میں لے رہے تھے۔کافی تلاش کرنے کے بعد ہمیں زمین پر بکھری پڑی کھانے کی اشیاء نظر آئی ہم نے وہاں جاکر کھانے کا ارادہ کیا مگر کچھ ہی دور کھانے کا ایک ایسا ہی ٹرک ان جانوروں نے گھیر کر تباہ کر دیا تھا اور جو ٹرک کے پاس کھانا لینے جاتا اس پر وہ آگ کے گولے برساتے کھانا گرجاتا اور وہ معصوم انسان اللہ کو پیارا ہو جاتا، یہ سب دیکھ کر ہمارے آنسو نکل آئے اور ہم بغیر کچھ کھائے وہاں سے گھر کی طرف لوٹ آئے۔ایک سال ہو چکا تھا اور اب تک وہ سب لوگ اسی حال میں تھے پوری دنیا کے مسلمان جوان کے ہی بھائی ہیں وہ سب کے سب خاموش تماشائی بن کے یہ ظلم ہوتا دیکھتے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۱۴ کا

المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔آپ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو اس وقت بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔آپ رضی اللہ عنہ نے نہایت ہی شفقت سے انہیں اٹھا کر اپنی گردن پر بٹھالیا اور فرمایا: مجھے میرے والد کی قسم! تو میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہ ہے، اپنے والد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مشابہ نہیں۔یہ سن کر حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مسکرانے لگ گئے۔(صحیح البخاری، کتاب المناقب، الرقم:3542)

حضرت سیدنا عبدالرحمن اصبہائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جب چھوٹے سے تھے تو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، آپ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر رونق افروز تھے۔حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے چونکہ ہمیشہ منبر پر اپنے نانا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو بیٹھے دیکھا تھا اس لئے ایک نئے شخص کو دیکھ کر اپنی ننھی سوچ کے مطابق کہنے لگے: آپ میرے باباجان کی جگہ سے نیچے اترو۔حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ گوارا نہ فرمایا کہ شہزادہ اہل بیت کی دل شکنی ہو، لہذا آپ رضی اللہ عنہ فوراً نیچے تشریف لے آئے اور فرمایا: اے حسن رضی اللہ عنہ! تو نے سچ کہا یہ تیرے باباجان ہی کی جگہ ہے۔پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو فرط محبت سے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھالیا۔اس موقع پر انہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیتے ہوئے وہ انمول ایام یاد آگئے، ضبط کا بندھن ٹوٹ گیا اور آپ رضی اللہ عنہ زار و قطار رو پڑے۔(کنز العمال، کتاب الخلافۃ مع الامارۃ، الرقم:14081)

تھوڑا نہیں پورا سوچئے

عبدالجبار سلہری

کسی شہر میں ایک نہایت ہی بدآواز مؤذن رہتا تھا۔اس کی آواز اس قدر بھیانک اور ہیبت ناک تھی کہ لوگ سن کر ڈر جاتے تھے۔آخر بستی والوں نے مل کر اس کے لیے چندہ جمع کیا اور اس سے منت سماجت کی کہ تم اپنی اس مست آواز سے کسی اور شہر یا بستی کو مشرف فرماؤ۔

اتفاق سے ایک قافلہ مکہ مکرمہ حج کے لیے عازم سفر تھا۔مؤذن صاحب ان کے ہمراہ مسافر ہو گئے۔راستے میں ایک مقام ایسا آیا جہاں پر انہوں نے پڑاؤ کیا ہر طرف کفار کی بستیاں تھیں۔مؤذن صاحب اپنی خود کی آواز پر عاشق تھے اور طرم خان سمجھتے تھے۔

نماز کا وقت تھا سب ساتھی وضو بنانے گئے۔

انہوں نے اذان کہنے کا بولا مگر ساتھیوں نے روکا یہ نار کا اور اذان دینا شروع کر دی۔تھوڑی دیر میں بستی کا ایک سردار بہترین اعلیٰ قسم کا کھانا اور بیش قیمتی تحائف ولباس لیے ہوئے آیا اور کہا وہ صاحب کہاں ہیں؟ جنہوں نے ابھی اذان دی ہے۔

لوگوں نے پوچھا:آخر ماجرا کیا ہے؟ رئیس بستی بولا میرے اوپر ان کا بہت بڑا احسان ہے اور یہ تحائف ان کے لیے ہیں۔

قافلہ والوں کو بڑی حیرت ہوئی اور اس کی وجہ پوچھی اس نے بتایا کہ اس کی بیٹی ہے جو اسلام کی طرف بہت مائل تھی۔آج اس نے جب بھدی اور بھیانک آواز سنی تو گھبرا کر بولی کہ یہ کیا چیز ہے۔

لوگوں نے بتایا کہ یہ اس مذہب اسلام کا عبادت کی طرف بلانے کا طریقہ ہے جس کی طرف تم بہت مائل ہو۔پہلے تو اس نے یقین نہیں کیا پھر بس اک دم وہ راہِ راست پر آ گئی ہے یعنی وہ اپنے آبائی دین پر کاربند ہو گئی ہے۔اس مؤذن کا میں احسان کسی صورت ادا نہیں کر سکتا جو کام میں کئی سالوں سے نا کر سکا اس کی ایک اذان نے کر دکھایا۔

یہ کوئی مزاح یا ہنسنے ہنسانے والا واقعہ نہیں ہے۔درد و عبرت رکھنے والا قصہ ہے۔اپنی حالت پر غور کیجیے۔اپنا محاسبہ کیجیے۔اپنے طرزِ عمل کا جائزہ لیجیے۔کہیں آپ وہ بدآواز مؤذن تو نہیں؟ کہیں اپنی ہی بدآوازیوں سے اپنی ہی سامعہ خراش تو نہیں؟ دل خراش تقریروں اور گفتگوؤں اور تحریروں سے لوگوں کو اسلام سے تو نہیں پھیر رہے؟ کہیں آپ ہی تو اپنی بھیانک صداؤں اور دہشت انگیز آوازوں سے وحشت اور نفرت تو نہیں پیدا کر رہے۔؟ کہیں آپ ہی تو اپنی بدکرداریوں اور بداعمالیوں

بقیہ صفحہ ۲۶ پر

خواتین کے مسائل

دارالافتاء الاخلاص

عورتوں کا بھنویں (eye brows) بنانے کا حکم (فتوی نمبر:204)

سوال: محترم مفتی صاحب! کیا عورتوں کا اپنی بھنویں (eye brows) باریک کرنا یا کٹوانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: اگر خواتین کی بھنوؤں (eye brows) کے بال اس قدر بڑھ جائیں، جس کی وجہ سے مردوں سے مشابہت ہو یا بد نما معلوم ہوں تو ایسی صورت میں انہیں کم کرنے اور عام حالت کے مطابق بنانے کی گنجائش ہو گی، البتہ محض فیشن کے لیے یا کسی کی نقل کرتے ہوئے یا خوبصورتی میں اضافہ کرنے کے لئے باریک کرنا درست نہیں۔ (الدر المختار مع رد المحتار: 6/373، ط: دار الفکر)

غیر جاندار کی تصویر کشی کرنا (فتوی نمبر:307)

سوال: السلام علیکم، مفتی صاحب! میرا سوال یہ ہے کہ مجھے فوٹو گرافی کا بہت شوق ہے تو کیا میں اپنے اِس شوق کو پورا کرنے کے لیے (جاندار کے علاوہ) کسی چیز کی تصویر لے سکتا ہوں؟

جواب:
غیر جاندار کی تصویر کشی کر سکتے ہیں،

لیکن اس میں اتنا مشغول ہونا کہ جس کی وجہ سے فرائض اور واجبات چھوٹنے لگیں یا اس میں کمی آنے لگے درست نہیں ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار: 1/649، ط: دار الفکر)

خواتین کے لیے ملتانی مٹی کھانا (فتوی نمبر: 22512)

سوال: مفتی صاحب! پوچھنا یہ ہے کہ اکثر گاؤں کی عورتیں ملتانی مٹی کھاتی ہیں، اس کے کھانے کا کیا حکم ہے؟ اگر جائز نہیں ہے تو کیا اس کی ممانعت حدیث سے ثابت ہے؟

جواب: واضح رہے کہ مٹی کھانا چونکہ صحت کے لیے نقصان دہ ہوتا ہے، اس لیے شرعاً اس کے کھانے کو مکروہ قرار دیا ہے، لہذا خواتین کو ملتانی مٹی کھانے سے گریز کرنا چاہیے، تاہم اگر کوئی نقصان دہ مقدار سے کم کھائے تو اس کی گنجائش ہو گی۔ (الفتاوی الھندیۃ: 5/340، ط: دار الفکر)

کسی دوسرے سے استخارہ کروانا (فتوی نمبر: 417)

سوال: کسی دوسرے سے استخارہ کروایا جا سکتا ہے؟ اپنے اور دوسرے سے استخارہ کروانے میں کونسا طریقہ افضل ہے؟

جواب: استخارہ ایک مسنون عمل ہے اور استخارے میں سنت یہی ہے کہ صاحبِ معاملہ خود استخارہ کرے، اگرچہ دوسروں سے استخارہ کروانے کی گنجائش تو ہے لیکن دوسروں سے استخارہ کروانا مسنون عمل نہیں ہے، اس لیے صاحبِ معاملہ کو خود استخارہ کرنا چاہیے۔ (حاشیۃ رد المحتار علی الدر المختار: 2/26، ط: شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابي الحلبي)

بقیہ صفحہ ۲۴ کا

بد نمائیوں سے تو اسلام کو رسوا و بدنام تو نہیں کر رہے۔ کہیں آپ کی نظموں لطیفہ سختیوں ہنگامہ آرائیوں کو سن کر اور پڑھ پڑھ کر اسلام کی طرف بڑھتے قدم واپس تو نہیں ہوتے جاتے، دل گرم ہو ہو کر کہیں سرد تو نہیں ہو رہے، کشش پیدا ہو ہو کر ماند تو نہیں پڑ رہی ہے؟

آج آپ نے اپنی زندگی کا کون سا رخ، کون سا شعبہ، کون سا پہلو غیروں کے سامنے پیش کیا ہے۔ جس پر وہ اپنا دین چھوڑ کر آپ کے کردار کو دیکھ کر اسلام کی طرف بڑھیں؟ آج وہ آخر آپ کو کس چیز میں ممتاز اور اعلیٰ سمجھ رہے ہیں؟ دیانت، امانت، شرافت، صداقت، اعلیٰ ظرفی، حسن اخلاق، پاک بازی، خلوص، عادات واطوار، فیاضی، خدا ترسی، نرم مزاجی، برداشت مصائب میں۔ آخر کون سا جوہر باقی رہ گیا ہے۔ جسے دیکھ کر وہ آپ کی طرف شوق و اشتیاق، عقیدت و محبت، ادب و احترام، کے ساتھ لپکیں؟ آپ کی بد آوارگیاں، بیگانوں کو اپنانے والی ہیں یا اس کے بالکل برعکس یا اپنوں کو بھی بیگانہ بنانے والی۔؟

اگر اسلام نعوذ باللہ اسی قدر ہے جو ہمارا اور آپ کا ہے تو آخر اسلام کے کس پہلو پر کفر کو رشک آئے؟ تھوڑا نہیں بلکہ پورا سوچیے اور اپنے آپ کو اسلام میں ڈھالنے کی کوشش کیجیے اللہ مجھے اور آپ کو عمل کی توفیق بخشے۔ آمین

کرسمس اور ہماری ذمہ داری

ام حسن

آج جس مضوع کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ وہ اپنی نسل نو کو اپنے مذہب پر فخر کرانا ہے۔ ہماری نسل نو کو یہ جاننا ضروری ہے کہ کرسمس ہے کیا؟ نوجوان میں دین کی مضبوطی نہ ہونے کی وجہ سے نوجوان ایک دوسرے کو ہیپی کرسمس کہہ رہے ہوتے ہیں۔ ''نعوذ باللہ'' کیا یہ الفاظ ادا کرتے ہوئے مسلمان نے یہ سوچا کہ اللہ کے ساتھ شریک بنایا جارہا ہے اور میں خوشی کا اظہار کر رہا ہوں۔

ہر مذہب اور اس کے تہوار کو بغیر سوچے سمجھے اپنایا جاتا ہے، جو کہ ایک المیہ ہے۔ ہولی، دیوالی، پتنگ بازی ہو کہ کرسمس یا پھر ویلنٹائن ڈے ہو کہ اپریل فول ہم مسلمان بغیر سوچے سمجھے اس تہوار کی حقیقت کو جاننے، ہم اپنانے لگتے ہیں جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من تشبہ بقوم فھو منھم کہ جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ ان میں سے ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ان میں سے کچھ تہوار تو صرف تہوار نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے سخت خلاف ہیں۔ اس کے باوجود مسلمان اسے خوشی خوشی منانے لگے ہیں، جیسے اگر ہم کرسمس کو لیں، تو

لہذا ہماری اولین ذمہ داری ہے کہ بچوں کو آگاہی دیں۔ ان کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ فخر کرنا سکھائیں۔ اسلام کو کسی اور مذہب کے تہوار کی نقالی کی ضرورت نہیں یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ علامہ اقبال نے کیا خوب لکھا۔

اپنے مذہب پہ قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

انار کے چھلکے کے فوائد

اُم رملہ

چونکہ انار کا موسم بھی ہے، اور انار کے بہت زیادہ فوائد ہیں، لیکن بھی دکھ ہوتا ہوتا جب لوگ انار کھا کر اسکے چھلکے ضائع کر کے کچرے میں پھینک دیتے ہیں۔ امید ہے یہ تحریر پڑھنے کے بعد آپ کو انار کے چھلکوں سے محبت ہو جائے گی۔

کچھ پھل سبزیاں ایسی ہیں جو اپنے گودے کیساتھ چھلکوں میں بھی فوائد کا ذخیرہ رکھتی ہیں اور ان چھلکوں کی افادیت سے انکار ممکن نہیں۔ شفا ایک ایسی غرض ہے جو گودے سے ہو یا چھلکوں سے ہمیں صحت مندی سے تعلق ہوتا ہے۔ بہت سارے پھلوں کے چھلکوں کی طرح انار کے چھلکے بھی اہمیت رکھتے ہیں۔

کثرت پیشاب کے لیے:

کثرت پیشاب کے لیے ایک انار کا چھلکا دھوپ میں رکھ کر سکھالیں۔ اب اس کو باریک پیس لیں اور چھ ما شہ پانی کے ساتھ روزانہ استعمال کریں۔ مثانے کی گرمی اور پیشاب کا بار بار آنے کا شافی علاج ہے۔

پیٹ کے درد کے لیے:

انار کا چھلکا پیٹ کے درد اور پیٹ کے امراض کے لیے بہترین ہے۔ اس کے چھلکوں، پتوں اور چھال کو پیٹ کی متعدد بیماریوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

آئرن کی کمی:

انار کے دانوں میں آئرن کی بھرپور مقدار موجو د ہے لیکن اس کے چھلکے بھی کسی سے کم نہیں۔ اس کے چھلکوں کا استعمال آئرن کی کمی کو پورا کرتا ہے۔

خشک انار کے چھلکوں کا سفوف بنا کر دن میں ایک بار تازہ پانی سے استعمال کرنے سے آئرن کی کمی دور ہوتی ہے۔

سانس کی بدبو کے لیے:

سانس کی بدبو کے لیے انار کے چھلکوں کو پانی میں ابال کر اس پانی سے کلی کرنے سے سانس کی بدبو دور ہوتی ہے۔

بواسیر کے لیے:

بواسیر میں انار کے چھلکوں کا پاؤڈر بے حد اکسیر ہے۔ بادی اور خونی دونوں قسم کی بواسیر کے لیے اس کے چھلکوں کا سفوف صبح شام پانی کے ساتھ ایک چمچ کھانے سے بواسیر میں افاقہ ہوتا ہے۔

کھانسی کے لیے:

کھانسی کے لیے انار کے چھلکوں کو منہ میں رکھ کر چوسنے سے کھانسی رک جاتی ہے۔

چہرے کے داغ دھبوں کے لیے:

دو چمچ انار کے چھلکوں کا پاؤڈر لے کر اس میں ایک چمچ لیموں کا رس اور شہد ملا کر پیسٹ بنالیں۔ اس کو چہرے پر پندرہ منٹ تک لگا رہنے دیں۔ اس کے بعد نیم گر

م پانی سے دھولیں۔اس سے چہرے اور گردن کے داغ دھبے ختم ہونے کے ساتھ رنگت کے نکھار میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

گرتے بالوں کے لیے:

کسی بھی تیل میں انار کے چھلکوں کا پاؤڈر ملا لیں۔اب اس تیل کو بالوں اور جڑوں پر لگا کر اچھی طرح مساج کریں۔ صبح اٹھ کر بالوں کو شیمپو کر لیں۔اس سے نہ صرف بال گرنا بند ہو جائیں گے بلکہ بالوں کی خشکی بھی ختم ہو جائے گی۔

ٹانسلز اور گلے کی خراش:

تین چائے کے چمچ انار کا چھلکا پانی میں ابال لیں۔ اب اس کو چھان کر نیم گرم ہونے پر غرارے کریں۔اس سے گلے کی خراش اور ٹانسلز میں افاقہ ہو گا۔

دانتوں اور مسوڑھوں کے لیے:

انار کے چھلکے کے پاؤڈر میں ایک چٹکی پسی ہوئی کالی مرچ ملا کر دانتوں پر منجن کرنے سے دانت سفید ہو جاتے ہیں۔اس کا منجن مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے اور خون آنے سے روکتا ہے۔

وزن کم کرنے کے لیے:

ایک انار کے چھلکے کا پاؤڈر لے کر اس میں ایک چمچ پسی ہوئی ادرک کا ملا کر ایک کپ پانی میں ابالیں۔اس ڈرنک کو نہار منہ پینے سے وزن میں کمی ہو گی اور کولیسٹرول بھی کم ہو گا۔

انار کے چھلکوں کی چائے:

انار کے چھلکوں کو پیس کر باریک سفوف بنالیں اور اسے محفوظ کر لیں۔اب چائے بنانے کے لیے ایک کپ پانی میں ایک چائے کا چمچ اس پاؤڈر کا ملالیں۔اسے چند منٹ جوش دیں اور پھر چھان لیں۔اس میں لیموں کا رس اور شہد شامل کر کے پئیں۔

یہ چائے نظام انہظام کو درست کرتی ہے۔ قبض اور بدہضمی میں مفید ہے۔دل کے دورے کے خدشے کو کم کرتی ہے۔دوران خون کو بہتر کرتی ہے اور جلد کو ترو تازہ بناتی ہے۔کینسر جیسے موذی مرض میں اس کا استعمال نعمت ہے۔

بقیہ صفحہ ۳۰ کا

قیمہ۔نمک۔چائنہ سالٹ یا چکن پاؤڈر۔باریک کی ہوئی مکئ۔اور سفید مرچ ڈال کر اچھی طرح پکائیں، اب باؤل میں تھوڑا سا پانی ڈال کر اس میں مکئ کا آٹا گول لیں اور سوپ میں تھوڑا تھوڑا کر کے شامل کریں،اور مزید 2 سے 3 منٹ پکائیں جب گاڑھا ہو جائے انڈے کی سفیدی ڈال کر اچھی میکس کر لیں آپ کا چکن کارن سوپ تیار ہے،پیلوں میں ڈال کر پیش کریں،سوپ کو مزید بہترین ذائقہ دار بنانے کے لئے اس میں ضرورت کے مطابق سرکہ۔سویا ساس۔اور چلی ساس شامل کر سکتے ہیں۔

پکوان

عائشہ نعیم

گاجر کا حلوہ:

اجزاء:

گاجر 2 کلو، گھی 3-4 چمچ، دودھ 2 اور ½ کپ، چینی ڈیڑھ کپ یا حسب ذائقہ، بادام کٹے ہوئے 3 چمچ، پستا کٹے ہوئے 3 چمچ، الائچی پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ، کھویا 150 گرام، کریم 4 چمچ، خشک گلاب

ترکیب:

گاجروں کو پیس لیں اور ایک طرف رکھ دیں،

اب ایک کڑاہی میں مکھن ڈالیں پھر اس میں پسی ہوئی گاجریں ڈالیں، اچھی طرح مکس کریں اور درمیانی آنچ پر 2-3 منٹ تک پکائیں۔

اب اس میں دودھ ڈال کر اچھی طرح مکس کریں، اسے ابالیں اور درمیانی آنچ پر دودھ کم ہونے تک (8-10 منٹ) پکائیں۔ س میں چینی شامل کریں، اچھی طرح مکس کریں اور درمیانی آنچ پر 8 سے 10 منٹ تک پکائیں۔

ایک ساس پین میں ایک سے دو کپ مکھن ڈالیں پھر بادام، پستے ڈال کر ہلکی آنچ پر 2-3 منٹ تک بھونیں۔ انہیں گاجر کی کڑاہی میں ڈال کر اچھی طرح مکس کریں۔ الگ سے ایک فرائی پین میں مکھن ڈالیں اور اسے پگھلنے دیں اور پھر کھویا اور کریم شامل کریں، اچھی طرح مکس کریں اور ہلکی آنچ پر (4-5 منٹ) پکائیں یہاں تک کہ یہ پگھل جائے۔

سرونگ گلاس میں، تیار گجر کا حلوہ، کریمی کھویا ڈالیں اور پستے، خشک گلاب سے گارنش کریں اور سرو کریں!

چکن کارن سوپ:

اجزا:

چکن بغیر ہڈی 250 گرام (اچھی طرح قیمہ کر لیں)، نمک حسب ذائقہ، سویٹ کارن 2 کھانے کے چمچ (یا دیسی مکئی کو اُوبال کر چوپ کر لیں)، سفید مرچ 1 چائے کا چمچ، نمک حسب ذائقہ، چکن پاؤڈر یا چائنہ سالٹ 1/2 کھانے کا چمچ، انڈے 2 عدد (سفیدی نکال لیں)، مکئی کا آٹا 4 کھانے کھانے کے چمچ، ایک چوٹکی زردا رانگ خوبصورتی کے لئے۔

ترکیب

ایک پین یا دیگچی 4 پیالہ پانی ڈال کر پکائیں جب پانی ابلنا شروع ہو جائے اس میں مرغی کا

بقیہ صفحہ ۲۹ پر